B.A. part - III
paper - VIII
page - I
Section - Ilmul Balaghat
Date - 10.09.2020

Topic - Kenaya ki tareef aur uski Quismen Misalon ke sath

کنایہ کی تعریف اور اس کی قسمیں مثالوں کے ساتھ

کنایہ کے معنی ہیں مخفی اشارہ یا پوشیدہ بات - یہ صراحت کی بجائے ایجاز کا حامل ہوتا ہے۔ کنایہ میں ملزوم کہہ کر لازم مراد لی جاتی ہے۔ کنایہ کے طور پر برتے جانے والے الفاظ اپنے مروجہ لغوی معنی سے علیحدہ مفہوم میں استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن اس التزام کے ساتھ کہ ان سے لغوی معنی بھی مراد لئے جا سکتے ہیں۔ کنایہ سے مقصود موصوف کی ذات، صفات یا پھر ان کی نفی یا اثبات ہوتا ہے۔

کنایہ اور استعارہ میں فرق:- کنایہ اور استعارہ میں فرق ہے کہ اپنے غیر حقیقی معنی میں اس طرح استعمال ہونے والا لفظ حقیقی معنی بھی مراد لئے جا سکیں - کنایہ ہوتا ہے۔ اور اگر اس لفظ سے حقیقی معنی مراد نہیں لئے جا سکیں تو استعارہ کہلاتا ہے، اس طرح کنایہ اور استعارہ یا کنایہ میں یہی فرق ہوتا ہے۔

کنایہ کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں۔

۱- جب کسی شخص یا چیز سے متعلق کوئی خاص صفت یا بات بیان کی جائے۔ اور اس سے مراد موصوف ہو تو اسے کنایہ قریب واضح اور ظاہر ہوتا ہے۔ اس میں صفت کو ذہن آسانی کے ساتھ موصوف کی طرف منتقل ہو جاتا ہے، جیسے "سفید ریش" کہنے سے ذہن بوڑھے آدمی کی طرف اور "دختر رز" کہنے سے شراب کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اس طرح "چراغ سحری" کسی ایسے معمر آدمی کے لئے کہا جاتا ہے جو قریب المرگ ہو۔

۲- جب ایک شخص یا چیز کے ساتھ کئی صفتیں منسوب ہوں اور وہ صفتیں دیگر چیزوں میں بھی پائی جاتی ہوں - اور ان تمام صفتوں سے موصوف ہی مراد ہوں تو یہ کنایہ بعید کہلائے گا - کیونکہ ایک سے زیادہ موصوف کی طرف منتقل نہیں ہوتا - مثال کے طور پر

مندرجہ ذیل شعر ملاحظہ ہو:

ساقی وہ دے ہمیں کہ ہوں جس کے سبب بہم
محفل میں آب و آتش و خورشید ایک جا۔

اس شعر میں جملہ صفات سے مراد شراب ہے۔ کیونکہ اس میں پانی بھی ہوتا ہے سرخی اور اسی کے لحاظ سے وہ آتش بھی ہوتی ہے۔ اور یہ روشنی کے اور ساغر میں دائرہ نما شکل اختیار کرنے کے خورشید سے بھی مناسبت رکھتی ہے۔

۳- اسی طرح تلمیح میں بھی کنایہ بعید ہی کی طرح کئی صفات ایک شخص یا چیز کے ساتھ مخصوص ہوتی ہیں۔ اور ذہن لازم سے ملزوم کی طرف آسانی کے ساتھ منتقل نہیں ہوتا۔ بلکہ کئی راہوں اور واسطوں سے ہوتا ہے:

کیا ہو بیان داد و دہش ایسے شخص کا
بندھوا دیا ہو جو توڑوں کا منہ کچے سوت سے۔

مندرجہ بالا شعر میں توڑوں کا منہ کچے سوت سے بندھوانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ زیادہ مضبوط نہ بندھیں۔ اس سے ذہن اس بات کی طرف منتقل ہوتا ہے کہ انہیں کھولنا کسی دشواری یا تاخیر کا باعث نہ ہو اور اس سے ذہن اس امر کی طرف منتقل ہوتا کہ وہ شخص بہت سخی ہے۔ اسے کسی کو کچھ بخشنے میں ذرا بھی تاخیر پسند نہیں ہے۔

۴- کنایہ کی وہ قسم جس میں طنز کا پہلو پوشیدہ رہتا ہے۔ اسے تعریض کہتے ہیں۔ اس میں موصوف کے لئے جو کلمات استعمال کئے جاتے ہیں ان میں بظاہر تعریف اور توصیف کا انداز ہوتا ہے۔ لیکن مراد اس کے برعکس لی جاتی ہے۔ جیسے کسی کو بحر العلوم و فاضل کہا جائے۔ لیکن اسے جاہل مطلق مراد لی جائے یا دریا دل کہہ کر بخیل مراد لی جائے۔ اسی طرح جب کسی سے یہ کہا جائے کہ دانا تو وہ ہے جو سمجھ بوجھ سے کام لے۔ تو جملے کے معنی یہ لئے جائیں گے کہ جس نے سوجھ بوجھ سے کام نہیں لیا وہ نادان ہے۔ اگر یہ بات کسی شخص سے ایسے موقع پر کہی جائے جب اس کے کسی فعل پر اعتراض مقصود ہو تو یہ تعریض کے حکم میں آئے گا۔

-X-